سورة يونس

آيات ٦٦ - ٧٥

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَ مَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنۡ
يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَ النَّهَارَ
مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ الۡغَنِىُّ ؕ لَهٗ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾
قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ؕ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِى الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ
الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ع
وَ اتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِىۡ وَ تَذۡكِيۡرِىۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَ شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَىَّ وَ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾
فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۷۲﴾
فَكَذَّبُوۡهُ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ مَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ خَلٰٓـئِفَ وَ اَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانۡظُرۡ
كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا
لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ
مُّوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَ كَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۷۵﴾

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ‌ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ۝٦٦

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ - سن لو یقیناً اللہ ہی کا ہے

اَلَا - حرفِ تنبیہ

مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ - وہ جو آسمانوں میں ہے

وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

وَمَا يَتَّبِعُ - اور کس کی پیروی کرتے ہیں

اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ ، اِتِّبَاعًا - پیروی کرنا (VIII)

الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ - وہ لوگ جو پکارتے ہیں

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ - اللہ کے علاوہ شریکوں کو

اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ - نہیں وہ پیروی کرتے

اِلَّا الظَّنَّ - مگر گمان کی

وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ - اور وہ نہیں ہیں سوائے اس کے کہ اٹکل دوڑاتے

خَرَصَ يَخۡرُصُ ، خَرۡصًا
قیاس آرائی کرنا، اٹکل دوڑانا، تخمینہ لگانا، جھوٹ

هُوَالَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

هُوَالَّذِیْ - وہی تو ہے جس نے

جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ - بنایا تمہارے لیے رات کو

لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ - سکون حاصل کرو اس میں

سَکَنَ یَسْکُنُ ، سَکَنًا ۔ آرام کرنا، سکون حاصل کرنا

وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا - اور دن کو روشن

أَبْصَرَ یُبْصِرُ ، إِبْصَارًا ۔ دیکھنا (IV)

مُبْصِر ۔ دکھانے والا، روشن، صاف، واضح

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ - بے شک اس میں

لَاٰیٰتٍ - لازماً نشانیاں ہیں

لَ ۔ لامِ تاکید

لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۔ ایسے لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں (سن کر سمجھتے ہیں)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ‌ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ
هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ‏ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ‏ ﴿٦٧﴾

آگاہ رہو ! آسمان کے بسنے والے ہوں یا زمین کے، سب سے سب اللہ کے مملوک ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا کچھ (اپنے خودساختہ) شریکوں کو پکار رہے ہیں وہ نرے وہم و گمان کے پیرو ہیں اور محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو (کھلے کانوں سے پیغمبر کی دعوت کو) سنتے ہیں

Verily whoever dwells in the heavens or the earth belongs to Allah. Those who invoke others beside Allah, associating them with Him in His divinity, only follow conjectures and are merely guessing.

It is Allah alone Who has made the night that you may rest in it, and has made the day light-giving. Surely in that there are signs for those who give heed (to the call of the Messenger).

محمد اقبال

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ‌ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۶۶﴾

کائنات کی ہر چیز خدا کی مِلک ہے

- سورت میں توحید کا جاری مضمون ایک بار پھر نمایاں (جو سورت کے اہم ترین مباحث میں سے ہے)
- اس سے پہلے شرک کے متعلق قرآن حکیم میں متعدد مرتبہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ سراسر بے ثبوت اور بے دلیل بات ہے اس کی تائید میں کوئی حجت پیش نہیں کی جا سکی کیونکہ خدا کے تصور میں توحید داخل ہے
- یہاں فرمایا گیا کہ جو لوگ غیر خدا کو اس کا شریک قرار دیتے ہیں وہ دلیل و منطق کی پیروی نہیں کرتے اور اِن کے پاس اپنے قول کے لیے کوئی سند اور شاہد نہیں ہے، وہ صرف بے بنیاد تصورات اور گمانوں کی پیروی کرتے ہیں، صرف تخمینے سے بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں
- مَن کا لفظ چونکہ عموماً ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتی ہے اس لئے، (مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ) سے مراد ملائکہ، جنات اور انسان وغیرہ ہوں گے یعنی جب زمین و آسمان کی ہر چیز اسی کی پیدا کی ہوئی ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے تو کسی کو کیا مجال کہ الوہیت میں اس کی ہمسری کا اور ربوبیت میں شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے
- آیت کریمہ سے ایک عمومی قانون اخذ کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ کہ جو شخص بے بنیاد گمان کی پیروی کرتا ہے آخر کار جھوٹ تک جا پہنچتا ہے۔ صداقت اور سچائی یقین کی بنیاد پر استوار ہے اور جھوٹ کی عمارت بے بنیاد وہم و گمان کے سہارے قائم ہے۔
- اس دنیا میں حقیقی علم کی بنیاد پر بولنے والے صرف پیغمبر ہیں جن کی باتوں کو بلواسطہ طور پر تصدیق کی جا سکتی ہے جو لوگ اپنے خیال کے مطابق " شریکوں " کی پیروی کر رہے ہیں۔ وہ شرکاء خواہ قدیم الٰہیات شرکاء ہوں یا جدید مادی شرکاء، وہ کسی واقعی حقیقت کی پیروی نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ صرف اپنے قیاس و گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

کائناتی نظام میں باہمی ربط و وحدت سے نظام دہندہ کی ربوبیت اور وحدت پر استدلال

- یہ حقیقت بھی ان حقائق میں سے ایک جو انبیاء علیہ السلام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی طرف سے دیئے گئے یقینی علم کی بنیاد پر بتاتے ہیں (نہ کہ قیاس و گمان، مراقبہ اور استدراج کی بنیاد پر)
- سنو! دیکھو! اور پرکھو! شہادتوں کو مرتب کرکے دیکھ لو! کیا یہ وہ حقیقتیں نہیں ہیں جو جھٹلائی نہیں جا سکتیں
- قرآن میں تو بار بار اس طریق کی تلقین کی گئی ہے، کہ خود آثار کائنات کو پیش کر کرکے اس سے نتیجہ نکالنے اور حقیقت تک رسائی حاصل کرنے کی گویا باقاعدہ تربیت دی گئی ہے تاکہ سوچنے اور تلاش کرنے کا یہ ڈھنگ ذہنوں میں راسخ ہو جائے۔
- یہاں دو کائناتی آثار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے یعنی رات اور دن کی تبدیلی دراصل سورج اور زمین کی نسبتوں میں انتہائی باضابطہ تغیر کی وجہ سے رونما ہوتی ہے۔ یہ ایک عالمگیر ناظم اور ساری کائنات پر غالب اقتدار رکھنے والے حاکم کے وجود کی صریح علامت
- اس عمل (Phenomenon) میں صریح حکمت اور مقصدیت بھی نظر آتی ہے کہ تمام موجودات زمین کی بیشمار مصلحتیں اسی گردش لیل و نہار کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس میں صریح ربوبیت اور رحمت اور پروردگاری کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ اس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ جس نے زمین پر یہ موجودات پیدا کی ہیں وہ خود ہی ان کے وجود کی ضروریات بھی فراہم کرتا ہے۔
- اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ عالمگیر ناظم ایک ہے، اور یہ بھی کہ وہ کھلنڈرا نہیں بلکہ حکیم ہے اور بامقصد کام کرتا ہے، اور یہ بھی کہ وہی محسن و مربی ہونے کے حیثیت سے عبادت کا مستحق ہے، اور یہ بھی کہ گردش لیل و نہار کے تحت جو کوئی بھی ہے وہ رب نہیں مربوب ہے، آقا نہیں غلام ہے۔ ان آثاری شہادتوں کے مقابلہ میں مشرکین نے گمان و قیاس سے جو مذہب ایجاد کیے ہیں وہ آخر کس طرح صحیح ہو سکتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ الۡغَنِىُّ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٦٨

قَالُوا - انھوں نے کہا

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا - بنایا اللہ نے ایک بیٹا

سُبۡحٰنَهٗ هُوَ الۡغَنِىُّ - پاک ہے وہ (اس سے) ۔ وہ تو بے نیاز ہے

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ - اسی کا ہی ہے وہ جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الۡاَرۡضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

اِنۡ عِنۡدَكُمۡ - نہیں ہے تمہارے پاس

مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا ۔ کوئی سند اس (قولِ باطل) کی

اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ - کیا کہتے ہو تم اللہ کے بارے میں

مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ - وہ جو تم نہیں جانتے ہو

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا ۔ لینا، بنانا (IV)

وَلَد ۔ لڑکا یا بیٹا ۔ لیکن یہ مذکر، مؤنث اور واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے

غَنِى ۔ بے نیاز، مستغنی ہونا

سُلۡطَان ۔ (س ۔ ل ۔ ط مادے سے)، معنی حجت، برہان، دلیل، ثبوت اور سند، غلبہ، اقتدار، قوت

(یہ لفظ سلیط سے ماخوذ ہے، جس کے معنی زیتون کے تیل کے ہوتے ہیں ۔ اس اعتبار سے وہی حجت و برہان ہوگا، جو خود بھی روشن ہو، اور بات کو بھی روشن کردے)

قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَؕ‏ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِى الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ‏ ﴿۷۰﴾

قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ - آپ کہیے بیشک وہ لوگ جو

افترا - بہتان، تہمت، جھوٹا الزام، خلاف واقع یا غلط بات

يَفۡتَرُوۡنَ - گھڑتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ - گھڑتے ہیں اللہ پر جھوٹ

لَا يُفۡلِحُوۡنَ - وہ فلاح نہیں پائیں گے۔

مَتَاعٌ فِى الدُّنۡيَا - برتنے کا سامان ہے دنیا میں

مَرْجَع - لوٹنا

ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ - پھر ہماری طرف ہی ان کا لوٹنا ہے

أذَاقَ يُذِيْقُ ، إذَاقَةً - مزہ چکھانا (IV)

ذَاقَ يَذُوق ، ذَوْقًا - مزہ چکھنا

ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ - پھر ہم چکھائیں گے ان کو (مزا)

الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ - سخت عذاب کا

بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ - بسبب اس کے جو یہ لوگ کفر کرتے ہیں

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ
نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے سبحان اللہ ! وہ تو بے نیاز ہے، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کی ملک ہے تمہارے پاس اس قول کے لیے آخر کیا دلیل ہے؟ کیا تم اللہ کے متعلق وہ باتیں کہتے ہو جو تمہارے علم میں نہیں ہیں؟

اے محمدؐ، کہہ دو کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی میں مزے کر لیں، پھر ہماری طرف اُن کو پلٹنا ہے پھر ہم اس کفر کے بدلے جس کا ارتکاب وہ کر رہے ہیں ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے

They say: 'Allah has taken a son. Glory be to Him. He is self-sufficient! His is all that is in the heavens and all that is in the earth. Have you any authority to support (that Allah has taken a son)? Do you ascribe to Allah something of which you have no knowledge?

Tell them (O Muhammad!): 'Indeed those who invent lies against Allah will never prosper. They may enjoy the life of this world, but in the end they must return to Us, and then We shall cause them to taste severe chastisement for their disbelieving.

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

توحید کے گذشتہ دلائل کا تسلسل

- گذشتہ آیات میں اس بات کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ لوگ اپنے مذہب کی بنا علم کے بجائے قیاس و گمان پر رکھتے ہیں، اور پھر کسی علمی طریقہ سے یہ تحقیق کرنے کی بھی کوشش نہیں کرتے کہ ہم جس مذہب پر چلے جا رہے ہیں اس کی کوئی دلیل بھی ہے یا نہیں
- یہاں اس آیتِ کریمہ میں عیسائیوں اور بعض دوسرے اہل مذاہب کی اس نادانی پر ٹوکا گیا ہے کہ انھوں نے محض گمان سے کسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرا لیا ہے
- اللہ کے لیے بیٹے کا تصور اللہ کی خالقیت اور مالکیت کے تصور کے منافی ہے اور نہایت بیہودہ اور سطحی ذہن کی ایجاد ہے کہ اللہ کو انسان پر قیاس کرکے یہ تصور قائم کیا جائے کہ جس طرح انسان اولاد کے ذریعے اپنے وجود کا تسلسل برقرار رکھنا چاہتا ہے اسی طرح اللہ بھی اپنے لیے فرزند پیدا کرتا ہے۔
- یہ تو خالق کو مخلوق پر قیاس کرنا ہے کہ جس طرح انسان اپنے وجود کو کسی بیٹے کی صورت میں دوام دے سکتا ہے ورنہ وہ مقطوع النسل ہو جاتا ہے، اولاد نہ ہونے سے انسان محرومیت کا احساس کرتا ہے اور اپنے آپ کو بے دست و بازو اور بے یار و مددگار خیال کرتا ہے، اللہ کو بھی ایک محتاج بے سہارا انسان کے مقام پر اتارا جو بہت بڑی جسارت ہے
- اس کی صاف تردید فرمائی گئی ہے کہ وہ الغِنیّ ہے اس کی ذات اس قسم کی تمام باتوں سے بے نیاز ہے۔ اللہ کو فرزند کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی کوئی اس کا فرزند ہو سکتا ہے۔ (یہ باتیں بغیر کسی سند کے ہیں، محض اٹکل پچو، گمان اور مفروضے ہیں)

رکوع 7 (آیات ٦١ تا ٧٠)

- مخالفتوں کے ہجوم میں آپ ﷺ اور مسلمانوں کو تسلی ــ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے تمہارے ایک ایک عمل اور قربانی سے واقف ہے اور وہ تمہیں ایذا پہنچانے والوں کو بھی دیکھ رہا ہے
- اللہ پر ایمان لانے والوں، اس کے دین کے لیے قربانیاں دینے والوں کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی حزن، ان کے لیے دنیا و آخرت میں خوشخبریاں ہیں (اللہ کی طرف سے خصوصی انعام اور اس کا فضل)
- مشرکین کی ناروا باتوں اور سلوک کے مقابلے میں نبی کرم ﷺ کو تسلی اور شرک کے مقابلے میں توحید کی قطعی کامیابی کا وعدہ۔ مشرکین کی سازشوں کی ناکامی کا عندیہ
- صحیح عزت واقتدار مال و دولت سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ خدا کی دین ہے سچے مخدوم و محترم وہ ہیں، جو اللہ کے دین کے خادم ہوں
- اللہ کے ساتھ شرک ایک بے ثبوت، بلادلیل شئے ہے یہ محض ظن و گمان اور اٹکل پچو کی پیروی کرنے کا نتیجہ
- نظام کائنات میں قدرت کی عظیم الشان نشانیاں موجود ہیں جو ایک مالک اور ایک خالق کی ربوبیت کی دلیل ہیں
- اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا یا اولاد نہیں ــ وہ پاک ہے ایسی چیزوں اور ایسے شرک سے (وہ غنی مطلق ہے اور تمام مخلوق اس کی محتاج اور نیاز مند ہے)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ - اور آپ پڑھ کر سنائیں ان لوگوں کو

تَلَا يَتْلُوْ ، تِلَاوَةً - پڑھنا/ پڑھ کر سنانا

پیروی کرنا، پیچھے پیچھے چلنا- مطابعت
یہ متابعت کہیں جسمانی طور اور کہیں
احکام کے اتباع کی صورت میں

نَبَاَ نُوْحٍ - نوح کی خبر

نَبَا - اہم خبر، مفید خبر

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ - جب انھوں نے کہا اپنی قوم سے

يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ - اے میری قوم اگر ہے

يَا - حرفِ ندا

كَبُرَ عَلَيْكُمْ - بھاری تم پر

كَبُرَ يَكْبُرُ ، كِبَرًا و كُبْرًا- بھاری ہونا، گراں ہونا، شاق گذرنا

مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ - میرا کھڑا ہونا اور میرا نصیحت کرنا

مَقَام - کھڑا ہونا، کھڑے ہونے کی جگہ

تَذْكِير - نصیحت کرنا

دونوں الفاظ میں آخری ي ضمیر واحد متکلم

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیات سے

فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ - تو اللہ پر ہی میں نے بھروسہ کیا

فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ - پھر تم جمع کرلو اپنا معاملہ (تدبیر) اور اپنے شریکوں کو

ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَىَّ وَ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۷۲﴾

ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ - پھر نہ ہو تمہارا معاملہ

عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً - تم پر مبہم

ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَىَّ - پھر فیصلہ کرلو میری طرف (میرے متعلق)

وَ لَا تُنۡظِرُوۡنِ - اور نہ تم مہلت دو مجھے

فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ - پھر اگر تم لوگ منھ موڑتے ہو

فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ - تو میں نہیں مانگتا تم سے کوئی اجر

اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ - نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ پر

وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ - اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں ہو جاؤں

مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ - فرماں بر داری کرنے والوں میں سے

غُمَّه - تاریک، مشتبہ، مبہم، دشوار، پوشیدہ

غمام: بادل جو سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے

اقۡضُوۡۤا - قضاء سے امر کا صیغہ

تَوَلَّى يَتَوَلَّى ، تَوَلِّيًا - منہ موڑنا (۷)

سَأَلَ يَسْأَلُ ، سُؤالاً - سوال کرنا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ ۘ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَ
شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ
اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾

اِن کو نوحؑ کا قصہ سناؤ، اُس وقت کا قصہ جب اُس نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ”اے برادران قوم، اگر میرا
تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات سنا سنا کر تمہیں غفلت سے بیدار کرنا تمہارے لیے ناقابل
برداشت ہو گیا ہے تو میرا بھروسہ اللہ پر ہے، تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لے کر ایک
متفقہ فیصلہ کر لو اور جو منصوبہ تمہارے پیش نظر ہو اس کو خوب سوچ سمجھ لو تاکہ اس کا کوئی پہلو تمہاری
نگاہ سے پوشیدہ نہ رہے، پھر میرے خلاف اس کو عمل میں لے آؤ اور مجھے ہرگز مہلت نہ دو، تم نے
میری نصیحت سے منہ موڑا (تو میرا کیا نقصان کیا) میں تم سے کسی اجر کا طلبگار نہ تھا، میرا اجر تو اللہ
کے ذمہ ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ (خواہ کوئی مانے یا نہ مانے) میں خود مسلم بن کر رہوں

And narrate to them the story of Noah when he said to his people: 'My people! If my living in your midst and my effort to shake you out of heedlessness by reciting to you the revelations of Allah offend you, then remember that I have put all my trust in Allah. So draw up your plan in concert with those whom you associate with Allah in His divinity, leaving no part of it obscure, and then put it into effect against me, and give me no respite. When you turned your back on my admonition (what harm did you cause me?) I had asked of you no reward, for my reward lies only with Allah, and I am commanded to be of those who totally submit (to Allah)

وَ اتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِىۡ وَتَذۡكِيۡرِىۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَشُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَىَّ وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ۝

نوح علیہ السلام کا قصہ عزم واستقلال

- انباء و رُسل کا تذکرہ - اگلے دور کوعوں میں (پہلے حضرت نوحؑ کا ذکر اختصار کے ساتھ پھر موسیٰؑ کا قدرے تفصیل سے)
- یہاں تاریخ انبیاء کا وہ حصہ بیان ہو رہا ہے جس میں انبیاء (علیہم السلام) اس قسم کے حالات سے دوچار رہ چکے ہیں، جن سے رسالتمآب ﷺ مکہ میں دوچار تھے۔ تکذیب کرنے والوں کی کثرت و قوت، ایمان لانے والوں کی قلّت و کمزوری۔ منطق و استدلال کے مقابلے میں خرافات - ایسے نامساعد حالات میں حضرت نوحؑ کا تذکرہ آپ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کے لیے سرمایہ تسکین اور آپ کے معاندین و مخالفین کے لیے پورا پورا درس عبرت موجود ہے۔
- نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو سمجھانے اور نصیحت کرنے میں دن رات ایک کر دیا تھا، اپنا آرام و سکون تک قربان کر دیا تھا، مگر وہ قوم تھی کہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔
- حضرت نوح علیہ السلام جب مسلسل اور بہت طویل تبلیغ کے بعد اپنی قوم سے عاجز آگئے اور مایوس ہوگئے تو قوم سے یہ گفتگو فرمائی جس کا ذکر اس آیتِ کریمہ میں ہے اگر میرا تمہارے درمیان موجود رہنا اور نصیحت کرنا تمہارے لیے ناقابل برداشت ہے تو ادھر میں اپنے اللہ پر بھروسہ کرکے تمہارے مقابلے کے لیے کھڑا ہوں، تم اپنی پوری طاقت اور وسائل میرے خلاف استعمال کر لو اور میرے مقابلے کے لیے اپنے شریکوں کو بھی بلا لو۔ پھر میرے ساتھ جو کر سکتے ہو کر گزرو!
- جب کفار و مشرکین نے آپ ﷺ کو دیوانہ کہا، جادوگر کہا، قتل کا منصوبہ بنایا تو پروردگار نے بھی اشارہ کرکے براہ راست جھگڑا کرنے کے بجائے گزشتہ انبیاء اور ان کی قوموں کا تذکرہ سنایا تاکہ کفار اسی آئینہ میں اپنی شکل دیکھ سکیں کہ یہ وہی سب کچھ کہہ رہے ہیں اور کر رہے ہیں جو سابقہ امتوں نے کیا تھا لیکن وہ اللہ کے رسولوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور خود تباہ و برباد ہو گئے

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

فَكَذَّبُوْهُ - تو انھوں نے جھٹلایا ان کو

فَنَجَّيْنٰهُ - تو نجات دے دی ہم نے اسے

نَجَّى يُنَجِّي ، تنْجِيَةً - نجات دینا (II)

وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ - اور ان (لوگوں) کو جو اس کے ساتھ تھے کشتی میں

فُلْک - کشتی

وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ - اور بنایا ہم نے ان کو (زمین میں) خلیفہ

وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ -اور غرق کر دیا ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے

أَغْرَقَ يُغْرِقُ ، إغْرَاقًا - ڈبونا، غرق کرنا (IV)

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - جھٹلایا تھا ہماری آیات کو

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ - سو دیکھ لو کیسا تھا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ - انجام خبردار کئے جانے والوں کا

أَنْذَرَ يُنْذِرُ ، إنْذَارًا - خبردار کرنا (IV)

عَاقبة - انجام

مُنْذِرْ - خبردار کرنے والا (اسم فاعل)

مُنْذَرْ - جسے خبردار کیا گیا ہو (اسم مفعول)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا - پھر ہم نے بھیجے

مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا - ان کے بعد کچھ رسول

اِلٰى قَوْمِهِمْ - ان لوگوں کی قوم کی طرف

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ - تو وہ آئے ان کے پاس واضح (نشانیوں) کے ساتھ

فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا - تو نہیں تھے وہ لوگ کہ ایمان لاتے

بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ - بسبب اس کے انھوں نے جھٹلایا جس کو

مِنْ قَبْلُ - اس سے پہلے

كَذٰلِكَ نَطْبَعُ - اس طرح ہم مہر لگا دیتے ہیں

طَبَعَ يَطْبَعُ ، طَبْعًا - مہر لگانا

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ - حد سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر

إعتَدَى يَعْتَدِي ، إعْتَدَاءً - حد سے تجاوز کرنا (VIII)

مُعْتَد - حد سے تجاوز کرنے والا (فاعل)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ۝۷۵

ثُمَّ بَعَثْنَا - پھر ہم نے بھیجا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ - ان کے بعد

مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ - موسیٰ کو اور ہارون کو

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ - فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف

(م ل ء)

مَلَأٌ - سردار، سربرآوردہ لوگ

مَلُؤَ يَمْلُؤُ ، مَلَاءً و مَلَاءَةً - مالدار ہونا، کسی چیز سے غنی و طاقتور ہونا

بِاٰيٰتِنَا - اپنی نشانیوں کے ساتھ

فَاسْتَكْبَرُوْا - توانہوں نے (اپنی بڑائی کا) گھمنڈ کیا

وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ - اور وہ تھے مجرم لوگ

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن
بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن
بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾

انہوں نے اسے جھٹلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اسے اور اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے، بچالیا اور انہی کو زمین میں جانشین بنایا اور ان سب لوگوں کو غرق کر دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا پس دیکھ لو کہ جنہیں متنبہ کیا گیا تھا (اور پھر بھی انہوں نے مان کر نہ دیا) اُن کا کیا انجام ہوا

پھر نوحؑ کے بعد ہم نے مختلف پیغمبروں کو اُن کی قوموں کی طرف بھیجا اور وہ اُن کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے، مگر جس چیز کو انہوں نے پہلے جھٹلا دیا تھا اسے پھر مان کر نہ دیا اس طرح ہم حد سے گزر جانے والوں کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیتے ہیں، پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا، مگر انہوں نے اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا اور وہ مجرم لوگ تھے

But they rejected Noah, calling him a liar. So We saved him and those who were with him in the Ark, and made them successors (to the authority in the land), and drowned all those who had rejected Our signs as false. Consider, then, the fate of those who had been warned (and still did not believe).

Then We sent forth after him other Messengers, each one to his people. They brought to them clear signs, but they were not such as to believe in what they had rejected earlier as false. Thus do We seal the hearts of those who transgress. Then, after them, We sent forth Moses and Aaron to Pharaoh and his chiefs with Our signs, but they waxed proud. They were a wicked people.

محمد اقبال

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾

قومِ نوح کے انجام سے قریش کو انذار

- اس آیت کریمہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا انجام بھی ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کا سبب بھی۔
- انجام کا ذکر پہلے تاکہ مشرکین مکہ اس بات پر اچھی طرح غور کرلیں کہ جس سبب کی وجہ سے سب سے پہلی قوم پر اللہ کا عذاب آیا، آخری پیغمبر کی قوم پر بھی اسی سبب سے عذاب آسکتا ہے کیونکہ اللہ کی سنت کبھی نہیں بدلتی اور انسانوں سے اس کے معاملات میں کبھی تبدیلی نہیں آتی
- جس وقت نوح علیہ السلام کی دلیلوں کے جواب میں وہ لاجواب ہوئے اور انہوں نے اپنے عناد اور سرکشی کے سبب جھٹلا دیا تو وہ عذاب کے مستحق ہوگئے ہیں ، تو نوح علیہ السلام نے ان کی ہلاکت کے واسطے دعا کی ،خدا تعالیٰ نے طوفان بھیج کر ان کو ڈبو دیا اور نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ اہل ایمان کو نجات دی
- آیت کریمہ کا عجیب و غریب اسلوب - قوم نوح پر عذاب کا سبب تو ذکر فرما دیا لیکن عذاب کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ عذاب سے پہلے ان لوگوں کو نجات دینے کا ذکر فرمایا جو اللہ کے دین سے وابستہ تھے۔ یعنی حضرت نوحؑ اور آپ پر ایمان لانے والے
- یہ دراصل سنت اللہ کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کی سنت یہ ہے کہ وہ جب کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ نافرمان اور فرمان بردار سب سے یکساں سلوک ہو بلکہ اس کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اس لیے وہ سب سے پہلے اپنے پیغمبر اور اس پر ایمان لانے والوں کو اس سرزمین سے نکال کر کسی قطعہ عافیت میں پہنچاتا ہے اور اس کے بعد نافرمانوں کا قلع قمع کر دیا جاتا ہے اور مستضعفین اہل ایمان کو زمین کا وارث بنا دیا جاتا ہے

ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۝٧٤

حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک کے انبیاء کا ذکر

- نوح علیہ السلام کے بعد آنے والے رسولوں کی طرف ایک اجمالی اشارہ (اس اجمال کی تفصیل اگلی سورت، سورۃ ہود میں)
- ان سب کی قوموں نے اپنے رسول کے ساتھ ایک ہی روش اختیار کی۔ وہ سب اپنی اپنی قوم کو حق کی دعوت دیتے اور اللہ کا نمائندہ ہونے کا اعلان کرتے تھے۔ اس اعلان کو ہر قوم نے مسترد کر دیا، اللہ کے نمائندہ ہونے کی تکذیب کی اور ساتھ اس کے ثبوت کے لیے معجزہ بھی طلب کیا جس پر ان رسولوں نے واضح اور روشن دلائل اور معجزات بھی پیش کیے مگر وہ اپنی سابقہ تکذیب پر اڑے رہے۔ اس اتمامِ حجت پر ان کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے
- یہ مہر لگنا کوئی جبر کی دلیل نہیں ہے بلکہ وہ خود پہلے احکام الٰہی اور حق و حقیقت کے بارے میں پے در پے تجاوز اور زیادتیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور یہ اللہ کی سنت ہے کہ حدود اللہ سے تجاوز کرنے سے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے

دلوں پر مہر لگنا : اللہ کسی دل پر خود ابتداءً مہر نہیں لگاتا۔ اللہ کی طرف سے مہر کا مطلب یہ ہے کہ جب مجرم اپنا جرم جاری رکھتا اور اللہ کی ہدایت کو مسترد کرتا ہے، سرکشی، نافرمانی اور گناہ اس کی عادت اور طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے تو پھر اس صورتحال پر دو احتمال ہیں ① یا تو اللہ تعالیٰ اس پر ہدایت کو جبراً تھوپ دے ② یا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔
اللہ جبر نہیں کرتا بلکہ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ جب سرچشمہ ہدایت اللہ نے اس سے اٹھا لیا تو اس کو کہیں اور سے ہدایت مل نہیں سکتی۔ اس طرح اس پر ہدایت کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ یہی مہر لگنا ہے۔

☜ انسان کے نفس میں تجاوز اور حق دشمنی کا راسخ ہو جانا اسکے دل پر مہر لگنے اور اسکے ہدایت کو قبول نہ کرنے کا سبب ہے